لِیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی

النور

جماعتہائے احمدیہ امریکہ

جون ۲۰۰۰ء

احسان ۱۳۷۹ ہش

Delegates to Majlis Shura, 2000

THE AHMADIYYA GAZETTE IS PUBLISHED BY **THE AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM, Inc,** AT THE LOCAL ADDRESS 31 Sycamore St., Box 226, Chauncey, OH 45719. **PERIODICALS POSTAGE PAID AT CHAUNCEY, OHIO 45719.**
Postmaster: Send address changes to:

THE AHMADIYYA GAZETTE
P. O. BOX 226
CHAUNCEY, OH 45719

لِيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی

النور

جماعتہائے احمدیہ امریکہ

جون ۲۰۰۰ء — احسان ۱۳۷۹ ہش
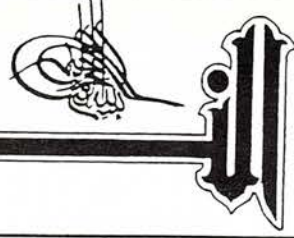
فہرست مضامین

قرآن وحدیث	۳
جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد	۴
جلسہ سالانہ کے شرکاء کے لئے دعائیں	۵
میں زبانی اطاعت کا قائل نہیں	۷
دعوت الی اللہ کے تقاضے	۸
مجلس شوریٰ ۱۹۹۰ء کی رپورٹ سے ایک اقتباس	۱۲
بیتی باتیں	۱۳
سالگرہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وضاحت	۱۴
پروفیسر عبد السلام کا منفرد مقام	۱۵
بد رسوم سے بچنے کے متعلق	۱۹
قلمی خدمت میں جوہر دکھاؤ	۱۹
انعقاد نکاح	۲۰

نگران: صاحبزادہ مرزا مظفر احمد، امیر جماعت احمدیہ امریکہ

ایڈیٹر: سید شمشاد احمد ناصر

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰي شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْھَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝
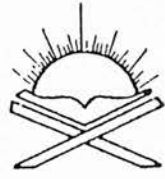
اور تم سب (کے سب) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو (اس نے تم پر کیا) ہے یاد کرو کہ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے اُس نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اُس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارہ پر تھے مگر اُس نے تمہیں اُس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

حضرت عبداللہؓ بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو تشہد کے بعد پڑھنے کے لیئے یہ دُعا سکھائی - (ابوداؤد)

اَللّٰهُمَّ[1] اَلِّفْ عَلَى الْخَيْرِ قُلُوْبَنَا، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ، وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ وَالْفِتَنَ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا [وَذُرِّيَّاتِنَا]، وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ [مُثْنِيْنَ بِهَا] قَابِلِيْهَا، وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا۔

ترجمہ:- اے اللہ! ہمارے دل خیر پر جمع کر دے۔ اور مابین صلح کے سامان مہیا فرما۔ اور ہمیں سلامتی کی راہیں دکھا۔ اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے اور نور کی طرف (لے آ) اور ہمیں بُری باتوں اور فتنوں سے بچا خواہ اُن کا تعلق ظاہر سے ہو یا باطن سے۔ اور اے (ہمارے رب!) ہمارے کانوں، آنکھوں اور دلوں میں برکت دے اور بیویوں اور اولاد میں برکت عطا فرما اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔ یقیناً تُو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور ہمیں اپنی نعمت کا شکر گزار اور اس کی تعریف کرنے والا اور اسے قبول کرنے والا بنا اور وہ نعمت ہم پر پوری کر۔

[1] ابوداؤد میں اَلِّفْ اَللّٰهُمَّ سے یہ دُعا شروع ہوتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک الفاظ میں

جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد اور برکات

ایمان اور معرفت میں ترقی

"اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لیے ضروری ہیں" (آسمانی فیصلہ)

"تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملے اور ان کی معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔" (اشتہار)

روحانی فوائد اور ثواب

"اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر ایک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔"

"اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔"

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔"

اخلاق فاضلہ اور دینی مہمات میں سرگرمی

"اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور زہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخاۃ میں دوسروں کے لیے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لیے سرگرمی اختیار کریں۔" (شہادت القرآن)

صالحین کی صحبت سے فیض

"... ایک غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبولؐ کی محبت دل پر غالب آجائے ... اس غرض کے حصول کے لیے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔" (آسمانی فیصلہ)

دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ

"اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لیے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ دینِ حق کے قبول کرنے کے لیے تیار ہو رہے ہیں۔" (اشتہار)

نئے احباب سے تعارف

"اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ کر اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔" (آسمانی فیصلہ)

رنجشیں اور اجنبیت مٹانے کا ذریعہ

"اس جلسہ میں تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لیے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لیے بدرگاہِ حضرت عزت جلّ شانہٗ کوشش کی جائے گی" (آسمانی فیصلہ)

وفات پا جانے والوں کے لئے اجتماعی دعائے مغفرت

"جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لیے دعائے مغفرت کی جائے گی۔" (آسمانی فیصلہ)

حضرت اقدسؑ کی دعاؤں میں شرکت

جو دوست ہر قسم کا حرج کر کے بھی اس بابرکت اجتماع پر تشریف لائیں گے وہ حضور کی اس دعا میں شریک ہوں گے جو حضور نے جلسہ کے لیے آنے والوں کے حق میں خدائے عزّوجل کے حضور خاص طور پر کی ہے اور جس سے اس جلسہ کی اہمیت اور عظمت پر روشنی پڑتی ہے حضور فرماتے ہیں:

"بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لیے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔"

جلسہ سالانہ کے شرکاء کیلئے دُعائیں

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود

اے خدا اے ذوالمجد والعطاء

ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دور فرما دے اور اُن کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۴۲)

حضرت حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل نوراللہ مرقدہٗ

ادعونی استجب لکم یہ ایک ہتھیار ہے اور وہ بڑا کارگر ہے لیکن کبھی اس کا چلانے والا آدمی کمزور ہوتا ہے۔ اس لئے اس ہتھیار سے منکر ہو جاتا ہے وہ ہتھیار دُعا کا ہے جس کو تمام دُنیا نے چھوڑ دیا ہے۔ مسلمانوں میں ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اس کو تیز کریں اور اس سے کام لیں۔ جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے دُعائیں مانگیں اور نہ تھکیں۔ میں ایسا بیمار ہوں کہ دم بھی نہیں ہو سکتا کہ میری زندگی کتنی ہے اس لئے میری یہ آخری وصیت ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے ساتھ دُعا کا ہتھیار تیز کرو۔ تمہاری جماعت میں تفرقہ نہ ہو کیونکہ جب کسی جماعت میں تفرقہ ہوتا ہے تو اس پر عذاب آجاتا ہے جب کہ قرآن شریف میں فرمایا فلما نسوا ما ذکروا بہ اغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ۔

اب تک تم اس دُکھ سے بچے ہوئے ہو۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور نعمت کے بغیر دُعا بھی مفید نہیں ہوتی۔ اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ بہت دُعائیں کرو۔ پھر کہتا ہوں کہ بہت دُعائیں کرو۔ تاکہ جماعت تفرقہ سے محفوظ رہے۔

حرفِ دُعا میں اقتباس

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہٗ

اے خدا تو ہم کو سچا بنا۔ تو ہمیں جھوٹ سے بچا۔ تو ہمیں بزدلی سے بچا۔ تو ہمیں غفلت سے بچا۔ تو ہمیں نافرمانی سے بچا۔ اے خدا ہمیں اپنے فضل سے قرآن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو۔ ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو اور ہمارے بچوں کو اور ہمارے بوڑھوں کو سب کو یہ توفیق دے کہ وہ تیرے کامل متبع بنیں۔ اور ان تمام لغزشوں اور گناہوں سے محفوظ رہیں۔ جو انسان کا قدم صراطِ مستقیم سے منحرف کر دیتے ہیں۔ اے ہمارے رب ہمارے دلوں میں اپنی محبت پیدا فرما۔ اے ہمارے رب اپنی تعلیم اپنی سیاست اپنے اقتصاد، اپنی معاشرت اور اپنے مذہب کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال۔ اُن کی عظمت ہمارے اندر پیدا کر۔ یہاں تک کہ ہمارے دلوں میں اُس تعلیم سے زیادہ اور کوئی پیاری تعلیم نہ ہو جو تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں دی۔ اے خدا جو تیری طرف منسوب ہو اور تیرا پیارا ہو وہ ہمارا پیارا ہو۔ اور جو تجھ سے دُور ہو اس سے ہم دور ہوں۔ لیکن سب دُنیا کی ہمدردی اور اصلاح کا خیال ہمارے دلوں پر غالب ہو۔ اور ہم اس انقلاب عظیم کے پیدا کرنے میں کامیاب ہوں جو تُو اپنے مسیح موعود کے ذریعہ سے قائم کرنے کا ارادہ ظاہر کر چکا ہے۔ اٰمِیْن اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ

خدا کرے کہ توحیدِ خالص کے قیام کا تم نمونہ بنو

میرا رب تمہارے ایمانوں میں پختگی اور صدق اور وفا پیدا کرے۔ خدا کی راہ میں تمہارے اعمال اخلاص و ارادت سے پُر اور فساد سے خالی ہوں اللہ کرے وہ سب راہیں جن کو تم اختیار کرو فلاح اور کامیابی تک پہنچانے والی ہوں۔ میرے رب کی جنتوں میں تمہارا ابدی قیام ہو اور اس کی تسبیح اور حمد کے درمیان تَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلَامٌ تم ایک دوسرے کے لئے سلامتی چاہنے والے اور اپنے رب سے سلامتی پانے والے ہو۔ میرا رب تمہیں حُسنِ عمل اور نیکو کاری کی راہ پر چلنے کی ہمیشہ توفیق دیتا چلا جائے۔ یہ دُنیا بھی تمہارے لئے جنّت بن جائے۔ جہاں شیطان کا عمل دخل نہ رہے اور جب کوچ کا وقت آئے تو فرشتے یہ کہتے ہوئے اس کی ابدی جنتوں کی طرف تمہیں

لے جائیں سَلَامٌ عَلَیْکُمْ اللہ کی سلامتی ہو تم پر اس کی رحمت کے سایہ میں اس کے فضل کے تازہ بتازہ پھل تمہیں ملتے رہیں ۔

خدا کی حمد میں مشغول رہنا اور اس کا شکر بجالانا تمہاری عادت بن جائے تم حقیقی معنی میں خدا کی جماعت بن جاؤ ۔ میرے رب کی ایک برگزیدہ اور چنیدہ جماعت ۔ تم پر ہمیشہ میرے رب کی سلامتی نازل ہوتی رہے ۔ خدا کرے کہ تمہارے سب اندھیرے تمہارے پیچھے رہ جائیں ۔ اللہ کے نور سے تم منور رہو ۔ تمہارا نور تمہارے آگے آگے چلے عبودیت کا نور "نور السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" کے ساتھ جا ملے اور قرب کا کمال تمہیں حاصل ہو ۔ اللہ کی رحمتیں ہمیشہ تم پر برستی رہیں ۔ اس کے فرشتوں کی دعائیں تمہارے ساتھ ہوں سلامتی کے تحفہ کے تم حقدار ٹھہرو ۔ خدا کرے کہ ذکرِ الٰہی میں تم ہمیشہ مشغول رہو اور ذکرِ الٰہی کے اس سرچشمہ سے ابدی مسرتوں کے چشمے تمہارے لئے پھوٹیں اور بہہ نکلیں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمیشہ تم پر سایہ فگن رہے ۔ تمہاری پاسبانی کرتی رہے اور اس کے لطف و کرم کی چاندنی تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے چھپر کھٹوں پر نور افشانی کرتی رہے ۔ تمہارے اعمال اُسی کے فضل سے بہتر پھل لائیں تمہارے دل اور تمہارے سینے ہمیشہ نیک تمناؤں اور نیک خواہشات ہی کا گہوارہ رہیں ۔ جو چاہو تم پاؤ ۔ اور ربِ رحیم کی طرف سے سلامتی کا تحفہ تمہیں ہر آن ملتا رہے ۔ اللہ کا وعدہ تمہارے حق میں پورا ہو ۔ اس کی محبت کے تم وارث بنو ۔ اور تمہارا وجود دنیا پر یہ ثابت کر دے کہ اس کی راہ میں عمل اور مجاہدہ کرنے والوں ایثار اور قربانی دکھانے والوں کو بہترین انعام ملتا ہے اللہ کی محبت کے وہ وارث ہوتے ہیں ۔ خدا کرے کہ اس کے قرب کی راہیں تم پر کھولی جائیں اور اُن راہوں پر گامزن رہنا تمہارے لئے آسان ہو جائے اور اللہ کرے کہ یہ راہیں تمہیں اس کی نعمت اور اس کے فضل کی جنتوں تک پہنچا دیں ۔ آرام اور آسائش کی زندگی جہاں تم پر ہمیشہ سلامتی ہوتی رہے ۔

میرا رب تمہیں نیکی پر قائم رہنے کی توفیق دیتا چلا جائے تا دنیوی جنت میں تم اُن گھروں کے مکین بنے رہو جو ذکرِ الٰہی سے معمور اور شیطانی وساوس سے بلند و بالا ہیں اور تا اُس اُخروی جنت میں بھی بالا خانوں میں تمہارا قیام ہو جہاں فرشتوں کی دعائیں اور تمہارے خالق اور تمہارے رب کی طرف سے سلامتی کا پیغام ہر لحظہ تمہیں ملتا رہے ۔ قرآنی انوار سے تمہارے سینہ و دل ہمیشہ منور رہیں اور خدا کرے کہ یہ نور اُن راہوں کی نشان دہی کرتا رہے جو دار السلام تک پہنچاتی ہیں تمہارے راستے کی سب تاریکیاں دور ہو جائیں ۔ رضوانِ الٰہی کی اتباع اس صراطِ مستقیم کو تمہارے لئے روشن رکھے جو سیدھی اس کی جنت، اس کی رضا تک پہنچاتی ہے

خدا کرے کہ میرے خدا کے روشن نشان تمہارے سینہ و دل میں محبتِ الٰہی کا ایک سمندر موجزن رکھیں ۔ میرا رب تمہیں نیک اعمال ، ہر شر اور فساد اور ریا سے پاک اعمال بجالانے کی توفیق عطا کرتا رہے ۔ میرا اللہ خود تمہارا دوست اور ولی بن جائے ۔ اُس کے قرب میں ، سلامتی کے گھر میں تمہارا ٹھکانا ہو ۔

خدا کرے کہ تمہارا وجود دُنیا کے لئے ایک مفید وجود ہو جائے ایک دنیا کی دعائیں تمہیں ملتی رہیں سب ہی تمہیں جانیں اور پہچانیں اور سب ہی تمہاری سلامتی چاہیں ۔ میرے اللہ کی موہبتِ خاصہ تمہیں جلد تر منزلِ مقصود تک پہنچا دے ۔ توکل اور فرمانبرداری کے مقام پر ثباتِ قدم تمہیں حاصل ہو ۔ لقاء الٰہی کی جنت کے تم وارث بنو ۔

خدا کرے کہ توحید خالص کے قیام کا تم نمونہ بنو ۔ خدا کرے کہ عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تم ہمیشہ مسرور اور مست رہو ۔ خدا کرے کہ نورِ محمدیؐ کی شمع تمہارے ہاتھ سے ہر دل میں فروزاں ہو ۔ خدا کرے کہ مسیح محمدیؐ . . . کی سب دعاؤں کے تم وارث بنو ۔

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اب میں آخر پر آپ کو دُعا کی تحریک کرتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان اور فضل اور کرم ہے کہ نہایت ہی پیارے ماحول میں ہر قسم کے فتنہ و فساد سے بچاتے ہوئے ہماری حفاظت فرماتے ہوئے ہمیں اپنی رضا کی خاطر یہاں اکٹھے ہونے کی توفیق عطا فرمائی ۔ دُنیا کے کونے کونے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق یہاں اکٹھے ہوئے ۔ لوگ دلیل مانگتے ہیں احمدیت کی صداقت کی میں اس کے جواب میں حضرت مصلح موعود کا یہ شعر پڑھ دیتا ہوں کہ

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رُخِ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دُنیا کے پروانے

پس آج سب دُنیا کے پروانے محمد مصطفیٰؐ پر درود بھیجنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں ۔ آج سب دُنیا سے پروانے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شمع پر اپنی جانیں فدا کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں آج سب دُنیا کے پروانے اللہ تعالیٰ کے عشق کے گیت گانے کے لئے یہاں اکٹھے ہیں ۔ یہ پروانے جب واپس لوٹیں گے تب بھی یہ گیت گاتے ہوئے واپس جائیں گے ان کا تو اُٹھنا و بیٹھنا اللہ اور رسولؐ کی محبت بن چکا ہے ۔ اب بھی دُعائیں کرتے ہیں واپسی پہ بھی دُعائیں کریں گے پھر آئیں گے تو دُعائیں کرتے ہوئے آئیں گے اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی

سب کا نام لے کر بیان کرنا تو اس وقت مشکل ہے ان سب کے لئے آپ دُعائیں کریں اللہ ان سب کے ناموں سے واقف ہے اس کی ان کے دلوں پر نظر ہے وہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب جو یہاں موجود نہیں ہمیں بھی اللہ تعالیٰ خیر و عافیت کے ساتھ ایک دوسرے سے جدا کرے اور خیر و عافیت اور محبت کے ساتھ ہی پھر ملائے پھر جدا ہوں اور پھر ملاتا رہے خدا تعالیٰ یہ وہ وصل و داع ہے جو خدا کی خاطر ہے جہاں وصل بھی پیارا ہے اور وداع بھی پیارا ہے ۔

اور غالب کا وہ شعر مجھے یاد آ رہا ہے جس میں وہ کہتا ہے

؎ وداع و وصل جداگان لذتی دارد
ہزار بار برو صد ہزار بار بیا

میں زبانی اطاعت کا قائل نہیں ☆ ہر شخص کو لازماً مبلغ بننا پڑے گا

(احباب جماعت کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ولولہ انگیز پیغام)

آپ جو خود کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کہتے ہیں اور اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم روحانی خادم اور فرزند کے جانثاروں میں شمار کرتے ہیں۔

☆ کیا آپ کو اپنے ان بھائیوں پر رحم نہیں آتا جن کی آنکھیں ابھی تک اس نور کو دیکھنے سے معذور ہیں اور جن کے دل اس کیف سے نا آشنا ہیں اور اس لذت سے بے خبر ہیں جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں بیٹھنے سے اور آپ کو اپنے دل میں بٹھانے سے ملتی ہے؟

☆ کیا آپ کا دل اپنے ان بھائیوں کے لئے درد محسوس نہیں کرتا جو اپنے پیدا کرنے والے رحمان اور رحیم رب سے دور دنیا اور اس کے اندھیروں میں ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں۔ اور جو اپنے رب کی شناخت سے ملنے والی راحت اور اس کے وصل سے حاصل ہونے والے سرور سے محروم ہیں؟

☆ کیا آپ نہیں چاہتے کہ آپ کے یہ بھائی بھی ان نعمتوں اور ان لذتوں سے بہرہ ور ہوں جو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ملی ہیں؟

☆ کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اپنے بھائیوں کو بھی اسی گلشن کی طرف بلائیں جس میں ہر قسم کی راحت اور ہر قسم کا آرام ہے؟

☆ کیا آپ کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ آپ تمام دنیا کے لوگوں کو اسلام کی سیدھی اور سچی راہ کی طرف دعوت کریں اور انہیں بتائیں کہ یہ وہ راہ ہے جس پر چل کر وہ ہر دکھ اور ہر درد اور ہر تکلیف سے نجات پا سکتے ہیں اور اس جنت کو حاصل کر سکتے ہیں جس کی تمنا ہر دل کو بے قرار رکھتی ہے؟

میں آپ سے یہی کہنا چاہتا ہوں کہ:

اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں، اپنے بھائیوں کے دکھ اور ان کی تکالیف کو اپنے دل میں محسوس کریں اور انہیں بدعقیدگی اور دہریت کی ظلمت سے نکالنے کے لئے جدوجہد کریں۔ انہیں اس روشنی کی طرف بلانے کے لئے کوشش کریں جس نے آپ کے دلوں کو منور اور آپ کی آنکھوں کو روشن کر دیا ہے۔

اس پر قانع نہ ہو جائیں کہ آپ نے سیدھے راستے کو اختیار کر لیا ہے اور اس بات پر مطمئن نہ ہو جائیں کہ آپ آرام میں آ گئے ہیں بلکہ اپنے پورے زور اور اپنی پوری قوت کے ساتھ اپنے بھائیوں کو فلاح اور کامیابی کی طرف جانے والے اس راستہ کی طرف بلائیں۔ یاد رکھیں کہ کوئی خوشی ایسی نہیں جو تنہا منائی جا سکے اور کوئی راحت ایسی نہیں جس سے اکیلے لطف اٹھایا جا سکے۔ پس اپنے بھائیوں کو بھی اس خوشی اور راحت میں حصہ دار بنائیں جو آپ حاصل کر چکے ہیں۔

خدا کرے

آپ میری بات پر کان دھرنے والے اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والے ہوں۔

خدا کرے کہ

آپ اپنے بھائیوں کے دکھ اور درد کو اپنے دلوں میں محسوس کرنے والے ہوں۔

اور خدا کرے کہ

آپ انہیں ان کے رب تک لے جانے والے سیدھے راستے کی طرف بلا کر ان کے مصائب کا مداوا کرنے والے ہوں۔

میں صرف زبانی تائید اور فرضی اطاعت کا قائل نہیں۔ اگر آپ عہد بیعت میں صادق ہیں تو میرا یہ پیغام سننے کے بعد ہر وہ شخص جس کے کانوں تک یہ آواز پہنچ رہی ہے اسے لازماً اسلام کا مبلغ بننا پڑے گا۔ اور خود ہمیشہ اپنے نفس کا محاسبہ کرنا ہوگا۔ جب تک ہر سال کسی کی دعوت الی اللہ کو خدا تعالیٰ میٹھے پھل عطا نہ فرمائے۔ نئے نئے لوگوں کو اسلام میں داخل کرنے کی توفیق نہ بخشے اسے چین سے نہیں بیٹھنا چاہئے!

خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اپنی رحمتوں سے آپ کو نوازے۔ آمین۔

دعوتِ الی اللہ کے تقاضے

از: مکرم بشارت احمد صاحب چیمہ۔ ایم۔اے

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ایک نہایت حسین معاشرہ قائم ہوا جو امن سلامتی اور محبت و اخوت کا منظر پیش کرتا ہے۔ یہ ثمر تھا دعوت الی اللہ کا، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھولی بھٹکی مخلوق خدا کے لئے سرانجام دیا۔ قرآنی تاثیرات سے جنم لینے والے اس معاشرہ کو غیر قوموں نے بھی رشک کی نگاہ سے دیکھا اور تمنا کی کہ کاش وہ بھی ان برکات کو حاصل کرتے۔

دین حق کی نشأۃِ ثانیہ بھی قرآنی تعلیمات کی اشاعت سے ہی ممکن ہے اور اس غرض کے لئے دعوت الی اللہ کے تقاضے پورے کرنا ضروری ہیں جن کا ذکر یہاں کیا جا رہا ہے۔

دینی تعلیمات سے آگاہی

قرآن کریم کی تعلیم و تفہیم سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ، حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ؑ کے روحانی خزائن جو درحقیقت قرآن و سنت کی تفسیر و تشریح ہیں اور دیگر دینی لٹریچر سے آگاہ ہونا ہر داعی الی اللہ کی بنیادی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ اپنا نقطہ نظر اور صحیح افکار و خیالات دوسروں تک پہنچا سکے۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب جو درحقیقت قرآن و حدیث کی تشریح ہیں، کے مطالعہ کے لئے خاص توجہ دلائی ہے۔ آپ ؑ نے اپنی کتب کے مطالعہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

> "سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ کیونکہ علم ایک طاقت ہے۔ اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے۔" (۱)

پس مخالفین کے سامنے اخلاقی جرأت اور اعتراضات کے کافی و شافی جواب کے لئے ہمیں خود بھی اپنے مطالعہ کو بڑھانا چاہیئے اور دیگر صاحب علم دوستوں کو بھی حضرت اقدس ؑ کی کتب سے استفادہ کی دعوت دینی چاہیئے تاکہ صداقت و حکمت سے بھرپور دلائل مطالعہ کرنے والے کے دل و دماغ کو جلا بخشیں۔

قول و فعل میں ہم آہنگی

وہ قول جس کے ساتھ عمل نہ ہو یقیناً بے سود ہے۔ انسان کا عمل بہ نسبت قول زیادہ موثر ہوتا ہے۔ شعلہ بیان مقرر کی تقاریر بالکل بے اثر رہتی ہیں اگر اس کے الفاظ اور اعمال کا پلڑا متوازی نہ ہو۔ حضور ؑ فرماتے ہیں:۔

> "پھر بعد اس کے کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے مدد اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعے سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی

مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی" (۲)

نیز فرمایا:۔

بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر وباطن ایک نہ ہو۔" (۳)

محبت الٰہی و اتباع رسول ؐ

انسان کامل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل پیرا ہوئے بغیر محبتِ الٰہی کے حصول کی تڑپ دل میں پیدا نہیں ہو سکتی۔ آپ کی پیروی سے ہی معرفت تامہ پیدا ہوتی ہے۔ خدا بڑی دولت ہے اس کے حصول کے لئے مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

بپا ہے شور زمانے میں کئی خداؤں کا　　میری اذاں ہے مگر لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

دنیا کی پیدائش کا مقصود حقیقی توحید کا قیام ہے۔ اس پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کے سردار پر دن میں سو سو بار درود بھیجتے رہیں جو شافع محشر ہے۔ اس نبی برحق کے ایسے عاشق صادق بنو کہ اگر کوئی اتباع رسول کا عملی نمونہ پیش کرنا چاہے تو فی الفور اس کی انگلی نمونۃً تمہاری طرف اٹھے۔

مخلوق خدا سے حسن سلوک

اپنوں کے علاوہ غیروں سے بھی ایسا حسن سلوک کا برتاؤ کرو کہ وہ ہم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ دیکھیں۔ معاشرہ کے ساتھ حق ہمسائیگی، ہمدردی اخلاق اور حسن معاملگی کا برتاؤ کرو تاکہ یہ دنیا جنت نظیر بن جائے۔ حضرت مسیح موعودؑ بانی سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اصل بات یہ ہے کہ ایک کھیت جو محنت سے تیار کیا جاتا ہے اس کے ساتھ خراب بوٹیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں جو کاٹنے اور جلانے کے لائق ہوتی ہیں۔ ایسا ہی قانون قدرت چلا آیا ہے جس سے ہماری جماعت باہر نہیں ہو سکتی۔ اور میں جانتا ہوں کہ جو لوگ حقیقی طور پر میری جماعت میں داخل ہیں ان کے دل خدا تعالیٰ نے ایسے رکھے ہیں کہ وہ طبعاً بدی سے متنفر اور نیکی سے پیار کرتے ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ زندگی کا بہت اچھا نمونہ لوگوں کے لئے ظاہر کریں گے" (۴)

خدمت دین

اپنے آپ میں خدمت دین کا جذبہ پیدا کرنا، اور اس میں ایسے اولوالعزم بننا کہ اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ کے مصداق بن جانا۔ خدمت اور قربانی کے لئے فی الفور لبیک کہنا۔ مزاج میں نرمی پیدا کرنا۔ غصہ سے پرہیز کرنا، دوسروں کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بننا۔ مخالفین کے اعتراضات حوصلہ، ہمت اور صبر کے ساتھ سننا اور برداشت کرنا نہایت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"میں بڑی تاکید سے اپنی جماعت کو جہاں کہیں وہ ہیں منع کرتا ہوں کہ وہ کسی قسم کا مباحثہ مقابلہ اور مجادلہ نہ کریں۔ اگر کہیں کسی کو درشت اور ناملائم بات سننے کا اتفاق ہو تو

اعراض کرے .... ممکن ہے ہماری جماعت کے بعض لوگ طرح طرح کی گالیاں، افترا پردازیاں اور بدزبانیاں خدا تعالیٰ کے سچے سلسلہ کی نسبت سن کر اضطراب اور استعجال میں پڑیں مگر انہیں خدا تعالیٰ کی اس سنت کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برتی گئی ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے۔ اس لئے میں پھر اور بار بار تاکیداً حکم کرتا ہوں کہ جنگ و جدل کے مجمعوں، تحریکوں اور تقریبوں سے کنارہ کشی کرو۔ اس لئے کہ جو کام تم کرنا چاہتے ہو یعنی دشمن پر حجت پوری کرنا وہ اب خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لے لئے ہیں۔" (۵)

صبرو تحمل اور بردباری

ہر احمدی کی زبان میں ایسی مٹھاس ہو کہ وہ کانوں میں رس گھولنے والی ہو۔ گالیاں سن کر یہ خیال مت کرو کہ تمہاری عزت ختم ہو گئی ہے۔ اس مبارک وجود سے زیادہ باعزت نہیں ہو جس نے گالیاں سنیں اور دعائیں دیں: حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:۔

"سو اس وقت سن رکھ کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہیں نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابلہ پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابلہ پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے بھی یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہونگی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے۔ اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو۔ ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی" (۶)

بدعادات سے اعراض

احباب جماعت کو چاہئے کہ تکبر جو تمام برائیوں کی جڑ ہے سے بچیں۔ دوسروں کے عیبوں پر نظر رکھنے کی بجائے اپنے گریبان میں جھانکیں۔ اور اصلاح کریں عقلمند انسان دوسروں کی غلطیوں سے اپنی اصلاح کرتا ہے۔ ہر قسم کی غلاظتوں سے اپنے آپ کو دور رکھیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ ٹھٹھہ، ہنسی، کینہ پروری، گندہ زبانی، لالچ، جھوٹ، بدکاری، بدنظری، بدخیالی، دنیاپرستی، تکبر، غرور، خودپسندی، شرارت، کج بحثی، سب چھوڑ دو۔ پھر یہ سب کچھ تمہیں آسمان سے ملے گا۔ .... تم ابناء السماء بنو نہ ابناء الارض۔ اور روشنی کے وارث بنو نہ تاریکی کے عاشق۔ تا تم شیطان کی گذرگاہوں سے امن میں آجاؤ کیونکہ شیطان کو ہمیشہ رات سے غرض ہے۔ دن سے کچھ غرض نہیں۔ کیونکہ وہ پرانا چور ہے۔ جو تاریکی میں قدم رکھتا ہے۔" (۷)

عقل و خرد یہی ہے فہم و ذکا یہی ہے جو ہو مفید لینا جو بد ہو اس سے بچنا

تربیت اولاد اور ذوق عبادت

تربیت دوسروں کی کرنے سے پیشتر اپنوں کی کریں۔ یہ امر آسان بھی ہے اور مفید بھی ہے۔ دین حق میں نئے شامل ہونے والوں کی تربیت کا بہت عظیم کام ہمارے اور ہماری اولاد کے کندھوں پر ہے۔ ہم نے ان کا معلم بننا ہے۔ بچوں کو بڑوں کا ادب

سکھائیں اور خود ان کے لئے نمونہ بنیں۔ نماز اور دیگر شعائر اللہ کی حرمت کے لئے اپنی جبینوں کو خدائے عزوجل کے حضور جھکائیں۔ اولاد کو دعاؤں میں تاثیر پیدا کرنے والی عبادت کی طرف راغب کریں تا تمہاری اور ان کی دعائیں عرش سے جا ٹکرائیں۔

خدا سے مانگ اگر شوق ہے ولائت کا — کلیم فقر سے پہلے جبین خاک آلود

حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"نماز پڑھو۔ نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو۔ اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیالات سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رُونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کرلو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے؟ کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں۔" (۸)

ہر دور، ہر وقت اور حالات تقاضا کرتے ہیں کہ اپنے اندر اطاعت پیدا کریں۔ نیکی، تقویٰ اور عدل و انصاف کی راہوں کو اختیار کریں۔ قرآنی علوم کی ترویج و اشاعت کے لئے کوشاں رہیں۔ ایثار و قربانی کی روح اپنے اندر پیدا کریں۔

واقفین زندگی کی ضرورت:

سلسلہ اور افراد جماعت کو ایسے واقفین کی ضرورت ہے جو اکنافِ عالم میں پیاسی روحوں کو دعوت دیں اور ان کی تربیت کر کے انہیں تسکین پہنچائیں۔ ایسے مربیان، معلمین اور واقفین کی ضرورت ہے جو نئی نسل کی تربیت کر کے ان میں مذہب اور خلافت سے وابستگی کی روح پیدا کریں۔

یہ دور ایسے صدیقوں کا تقاضا کرتا ہے جو خدا اور رسول کی محبت میں سرشار ہو کر اپنا تن، من، دھن قربان کرنے کے لئے تیار رہیں اور ایسے وجودوں کا تقاضا کرتا ہے جو دینی غیرت سے حق و باطل میں واضح فرق کر کے حق کا بول بالا کرنے والے ہوں۔ دین حق کی حفاظت اور سربلندی کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

حوالہ جات:۔ (۱) ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۶۱ (۲) ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۷۲۸ (۳) کشتی نوحؑ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۱،۱۲ (۴) مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۴۹ (۵) ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸۲۔۲۸۳ (۶) ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۸۲۶ (۷) کشتی نوحؑ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۵ (۸) ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۸۲۹

مجلس شوریٰ ۱۹۹۰ء کی رپورٹ سے ایک اقتباس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

جہاں تک قباحتوں کا تعلق ہے۔ دیہات میں وہاں کے حالات کے مطابق اور شہر میں وہاں کے حالات کے مطابق قباحتیں ہیں جو راہ پا رہی ہیں لیکن رسمی اور سرسری طور پر نہیں بلکہ ہر قباحت کی حقیقت تک پہنچ کر اس کے استیصال کی کوشش کی جانی چاہیئے تاکہ منع کرنے والوں کو پتہ چل جائے کہ قباحت کیا ہے۔

مثلاً مہندی کی رسم ہے۔ فی ذاتہ اس میں قباحت نہیں کہ اس موقع پر بچی کی سہیلیاں اکٹھی ہوں اور خوشی منائیں۔ طبعی اظہار تک اس کو رکھا جائے تو اس میں حرج نہیں لیکن اگر اس کو رسم بنا لیا جائے کہ باہر سے دولہا والے ضرور مہندی لے کر چلیں تو ظاہر ہے کہ اس میں ضرور تصنع پایا جاتا ہے۔ بچی کی مہندی گھر پر ہی تیار ہونی چاہیئے۔ اس کے لئے چھوٹی سی بارات بنانے کا رواج قباحتیں پیدا کرے گا۔ اس موقع پر دولہا والوں کی طرف سے باقاعدہ ایک وفد بنا کر حاضر ہونا اور اس موقع پر اس کے لوازمات کے طور پر پرتکلف کھانا وغیرہ وغیرہ۔

یہ جب ایک رسم بن جائے تو سوسائٹی پر بوجھ بن جاتا ہے۔ اور ویضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم۔ کی روح کے منافی ہو جاتا ہے اس بارہ میں بھی دوبارہ سادگی کی طرف لوٹنا ضروری ہے لیکن اچھی روح یعنی امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کی روح بھی پیش نظر رہے۔ اس میں تادیبی رنگ نہ ہو بلکہ تربیتی رنگ ہو لیکن بار بار ہو۔ نصیحت اگر ایک دفعہ اثر نہیں کرتی تو پھر کی جائے اور پھر کی جائے حتیٰ کہ ذکر کا مضمون جاری ہو جائے اور ان نفعت الذکری کا نتیجہ ظاہر ہونے لگے۔

جو قباحتیں راہ پکڑ رہی ہیں۔ ان میں سے ایک بے پردگی کا عام رجحان بھی ہے جو یقیناً احکام شریعت کی حدود پھلانگنے کے قریب ہو چکا ہے۔ اور شادی والوں کی اس معاملہ میں بے حسی کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ معزز مہمانوں میں بہت سی حیادار پردہ دار بیبیاں ہوتی ہیں۔ بے دھڑک انٹ شنٹ فوٹوگرافروں یا غیر ذمہ دار اور غیر محرم مردوں کو بلا کر تصویریں کھنچوانا اور یہ پرواہ نہ کرنا کہ یہ معاملہ صرف خاندان کے قریبی حلقے تک ہی محدود نہیں ہے۔ اس بارہ میں واضح طور پر بار بار نصیحت ہونی چاہیئے کہ آپ نے اگر اندرون خانہ کوئی ویڈیو وغیرہ بنانی ہے تو پہلے مہمانوں کو متنبہ کر دیا جائے اور صرف محدود خاندانی دائرے میں ہی شوق پورے کئے جائیں۔

بیہودہ گانوں کا رجحان بھی انہی قباحتوں میں سے ہے۔ بے ہودہ گانوں میں سیٹھنیاں بھی شامل ہیں جو مزاج سے بڑھ کر بدتمیزی اور گالی گلوچ اور کھلم کھلا تذلیل کی حد تک پہنچ جاتی ہیں۔ ایسی بے ہودگیوں کے بجائے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نظموں کو رواج دینا اور اسی طرح دوسرے صاف ستھرے کلام کا ذوق پیدا کرنا چاہیئے۔ جماعت میں اور دراصل لجنہ میں اس مضمون پر بھی ایک سوچ اور فکر کے حلقے قائم ہونے چاہیں کہ خوشی کے اظہار کے ایسے طریق بھی تو سوچے جائیں اور بتائے جائیں جو صاف ستھرے اور پاک ہوں اور مجلس شادی میں فرق نمایاں دکھائی دینے لگے۔ صرف راہیں بند کرنا ہی تو کافی نہیں بہتر اچھی اور صحت مند راہیں تجویز کرنا بھی تو ضروری ہے۔ جس سے طبیعتوں پر اچھا

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

بیتی باتیں

مرقاۃ الیقین میں حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفہ المسیح الاول کے بارے میں دلچسپ واقعات درج ہیں جن میں سے چند پیش خدمت ہیں۔

بچوں کو مارنا اچھا نہیں

اکرموا اولادکم بھی آیا ہے۔ جب شریعت نے ان کو مکلف نہیں کیا تو ہم کون جو مکلف کریں۔ اولاد کے نیک بنانے کے لئے دعائیں کرو۔ میری اور میرے بھائی بہنوں کی تربیت زدو کوب کے ذریعہ سے نہیں ہوئی۔ میرے والدین ہم سب پر اور بالخصوص مجھ پر بہت ہی زیادہ شفقت فرماتے تھے۔ ہماری تعلیم کے لئے وہ کبھی بڑے سے بڑے خرچ کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ میں نے اپنے والد یا والدہ سے کبھی کوئی گالی نہیں سنی۔ والدہ صاحبہ جن سے ہزاروں لڑکیوں اور لڑکوں نے قرآن شریف پڑھا ہے وہ اگر کسی کو گالی دیتی تھیں۔ "محروم نہ جاویں" یا "نامحروم"

(از مرقاۃ الیقین صفحہ ۱۹۴)

سفر میں ایک بادشاہ کی مجلس میں بڑے طویل و عریض مقام پر سفید چاندنی بچھی تھی اور نرم نرم ہوا کے باعث اس میں خوشنما تموج ہوتا تھا جو بھلا معلوم ہوتا تھا۔ اسی حال میں وہ بادشاہ اپنے وزیر سے جو دہریہ مزاج تھا' ہستی باری تعالیٰ پر بحث کر رہا تھا۔ بادشاہ نے مجھ سے فرمایا کہ ہستی باری کی کوئی دلیل بیان کرو۔ میں نے عرض کیا کہ یہ دلربا تموج چاندنی کا۔ بادشاہ نے جب اس طرف دیکھا تو اس کو نہایت اچھا معلوم ہوا اور مجھ سے کہا کہ کیونکر؟ میں نے عرض کیا کہ اس تموج کا باعث چاندنی کا ارادہ ہے یا اس میں طبعی خواہش ہے؟ وزیر نے کہا کہ یہ تموج ہوا کی خاص رفتار کے باعث ہے اور یہ متاثر چاندنی بے ارادہ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اس طرح اس وقت ہوا کی طبعی خاصیت ہے؟ اس نے کہا کہ ایک خاص انقباض کے باعث ہوا میں یہ خاص رفتار ہے میں نے کہا کہ یہ انقباض بالارادہ ہے اور مجھے یقین تھا کہ یہ فلسفی ہے دو تین قدم سے زیادہ نہیں چلے گا۔ اس نے کہا کہ اس انقباض خاص کا سبب غیر معلوم ہوتا ہے۔ میں نے کہا وہ غیر معلوم سبب ارادہ رکھتا ہے کہ نہیں؟ اس پر بولا کہ ایک گریٹ پاور اس انتظام کا موجب ہے اس پر میں نے اور بادشاہ نے معاً کہا کہ یہ اصطلاحی لفظ ہے۔ اس کو اللہ' پر میشر' گاڈ جو چاہو کہو۔ تب اس نے کہا کہ میں منکر نہیں بلکہ طالب دلیل ہوں۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ ۲۸۱)

بقیہ صفحہ ۱۲

اثر پڑے گا۔ اور محفلیں یادگار بنیں لیکن بدی کی طرف جھکاؤ کے بغیر تاکہ بوریت کی بجائے فرحت پیدا ہو۔ اور دیکھنے والے بھی گہرے نیک تاثر لے کر لوٹیں۔ جماعت نقالی کرنے والی نہ ہو بلکہ جماعت کی نقالی کی جانے لگے۔

جہاں تک بدرسوم کا تعلق ہے اس بارہ میں پہلے تو کثرت سے ان کی نشاندہی کرنا اور ان کا تجزیہ کرنا اور سمجھانا ضروری ہے کہ کیوں یہ رسوم بد ہیں تاکہ جماعت پر عمومی حجت تمام ہو جائے۔ بعد میں چند ماہ کی کوشش اور محنت کے بعد پھر یہ تنبیہ بھی ہو جائے۔ کہ اگر کوئی احمدی خاندان بدرسوم سے چمٹنے پر اصرار کرے گا تو پھر اس بات کے لئے ذہنی طور پر اسے تیار رہنا چاہئے کہ احتجاجاً کم از کم جماعت کے

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

سالگرہ سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی وضاحت

سوال: ازراہ شفقت وضاحت فرمادیں کہ سالگرہ کی تقریب کو اگر اس نیت سے کہ کسی آنیوالے پر بوجھ ڈالے بغیر صرف بچی کی خوشی اور آپس میں محبت بڑھانے کیلئے منایا جائے تو کیا یہ بھی لغویات میں آئے گا؟

جواب: "یہ بہانے ہیں مختلف جو نفس پیش کرتا رہتا ہے اور قرآن کریم میں آتا ہے کہ نفس تمہارے لئے تمہاری چیزیں خوبصورت کر کے دکھاتا ہے جس کی یہ ایک مثال ہے جب ایک رسم کو بطور رسم کے ترک کرنا ہو تو پھر انفرادی بحث کی ضرورت نہیں کہ کس کی نیت کیا ہے اور کیا ہے۔ شراب جب منع ہوئی ہے تو اس لئے منع نہیں ہوئی کہ اس کے نتیجے میں انسان بہک جاتا تھا اور صاف ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں انسان بعض اوقات نمازوں کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا لیکن آج کوئی یہ عذر تو نہیں رکھ سکتا کہ میں تو بہت تھوڑی پیوں گا اور بالکل نہیں بہکوں گا اس لئے مجھے اس کا نقصان نہیں ہے بلکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اس کے فوائد بھی ہیں تو میں کیوں نہ فوائد سے استفادہ کروں اور نقصان سے بچا رہوں یہ محض نفس کے بہانے ہیں جب ایک عمومی حکم جاری کیا جاتا ہے تو سب کو اس سے رکنا چاہئے ورنہ یہ اس میں پھر سر اٹھائیں گی آگے بڑھیں گی اور پھیل جائیں گی تو پھر ان کے بد پہلو نمایاں ہوتے جائیں گے اصل میں میں نے جو بات سمجھائی تھی وہ پتہ نہیں ان کو کیوں نہیں سمجھ آ رہی میں نے کہا تھا کہ اگر آنحضور ﷺ کی پیدائش کا دن نہ آپؐ نے منایا نہ آپؐ کے صحابہؓ نے نہ آپؐ کی بیگمات نے نہ خلفاء کی پیدائش کا دن منایا گیا تو آپ یہ ایک عذر رکھ سکتے ہیں کہ شاید اصل تو یہ غلط ہے کیوں کہ اسلام تو سارے زمانوں کا مذہب ہے اس زمانے میں تو یہ باتیں تھیں ہی نہیں پھر یہ زمانہ آگیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بطور مہدی کے تشریف لائے سنت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو زندہ کر کے دکھایا اور اب تو وہ زمانہ تھا جب کہ یہ رسمیں بنائی جا رہی تھیں آپ کی کیوں کوئی برتھ ڈے نہیں منائی گئی کیوں خلفاء میں سے کسی کی برتھ ڈے نہیں منائی گئی مجھے تو یاد بھی نہیں ہوتا کہ آج برتھ ڈے ہے مجھے کسی کا فون آجائے اتفاق سے تو پتہ چلتا ہے تو یہ فضول باتیں ہیں خوشیوں کے اور بھی طریقے ہیں آمین منانے کا یہ کتنا اچھا طریقہ رائج ہوا ہے یہ سنت حسنہ ہے جو اسلام میں داخل ہوئی ہے۔ اس سنت حسنہ سے فائدہ اٹھائیں بچوں میں قرآن کریم کا شوق ہوگا اور وہ سج دھج کے تیار ہو کے قرآن پڑھنے آئیں گے تلاوت کریں تو آپ کے سارے شوق اچھی طرح پورے ہو سکتے ہیں اس لئے فضول باتوں کیلئے فضول بہانے نہ بنائیں۔" (پروگرام ملاقات (اردو) ۶ مئی ۱۹۹۴ء)

بقیہ صفحہ ۱۳

ذمہ دار احباب اور عہدیدار وغیرہ اجازت لے کر اس تقریب سے الگ ہو جائیں۔ مراد یہ نہیں کہ وہاں کوئی ہنگامہ کر کے الگ ہوں بلکہ دلی معذرت کے ساتھ علیحدگی میں اپنی مجبوری پیش کر کے اجازت لینی شروع کر دیں لیکن اس کے متعلق پہلے بتانا ضروری ہے کہ اگر باز نہ آئے تو پھر ایسا ہو گا۔

☆.....☆.....☆

"M. M. AHMAD ON Dr.ABDUS -SALAM"

پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام کا منفرد مقام و مرتبہ

جناب ایم ایم احمد کی بصیرت افروز تاریخی تحریر کے حوالہ سے'

(انگریزی روزنامہ THE MUSLIM اسلام آباد کے نام ایک خط ترجمہ از مکرم پروفیسر ایم ایس خالد صاحب)

از اشاعت THE MUSLIM ۸ نومبر ۱۹۹۸ء

"مجلس انصار اللہ امریکہ کے ترجمان مجلّہ' سہ ماہی "النحل" (AL-NAHL) کے ایڈیٹر / پبلشر کا راقم الحروف احسان مند ہے کہ انہوں نے پاکستان کے نوبل انعام یافتہ سائنس دان' پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام پر شائع کردہ خصوصی شمارہ ارسال کیا۔"

"اس نہایت دیدہ زیب شمارہ میں دنیا کے چاروں کونوں سے تعلق رکھنے والے سائنسدانوں کے مضامین کے علاوہ' ایسی ایسی نایاب تصاویر بھی شائع ہوئی ہیں کہ جن میں ترقی یافتہ ملکوں' ترقی پذیر ریاستوں کے سربراہان مملکت (صدور) سربراہان حکومت (وزراء اعظم) اور بادشاہوں کے علاوہ' اقوام متحدہ کے صدور' یو۔این کے سیکرٹری جنرل' نیز پوپ جان پال دوم' پروفیسر ڈاکٹر سلام سے ملاقاتیں کرتے دکھائے گئے ہیں۔ اٹلی کے وزیر اعظم گولیو اینڈریوٹی (GIULIO ANDREOTTI) بھی ڈاکٹر سلام کے قائم کردہ عالمی سائنسی ادارہ۔ آئی۔ٹی۔سی۔پی ٹرائیسٹ کے دورہ کے دوران' ڈاکٹر عبدالسلام کے دفتر میں سٹڈی ٹیبل پر آمنے سامنے بیٹھے (تصویر میں) ملاقات کرتے نظر آتے ہیں۔ ان تمام۔ مضامین و تصاویر۔ کو دیکھ کر کوئی بھی پاکستانی' نوبل لارئیٹ سائنس دان پروفیسر ڈاکٹر سلام کی بین الاقوامی' عالمی کامیابیوں' کامرانیوں پر فخر محسوس کریگا۔

یہاں راقم الحروف "ڈاکٹر سلام خاص شمارہ" کے پیش نظر لفظ (FORE WORD) کے حوالہ سے کچھ معروضات پیش کرنا چاہتا ہے۔ جو صوبہ مغربی پاکستان (ون یونٹ) کے سابق چیف سیکرٹری' سابق وفاقی فنانس سیکرٹری اور صدر ایوب خان کے دور حکومت کے پاکستان پلاننگ کمیشن کے ڈپٹی چیرمین جناب ایم۔ ایم احمد نے تحریر کیا ہے۔

جناب ایم ایم احمد رقمطراز ہیں:۔

"یہ امر میرے لئے بہت بڑا اعزاز اور عزت افزائی کا حامل ہے کہ مجھے کہا گیا ہے کہ میں ڈاکٹر عبدالسلام کی یاد اور احترام میں شائع کئے جانے والے رسالہ "النحل" کے خصوصی شمارہ کے لئے پیش لفظ رقم کروں۔ یہ حقیقت مسلمہ ہے اور ہر شک و شبہ سے بالا کہ ڈاکٹر عبدالسلام اپنی خاص سائنسی فیلڈ کی ایک نابغۂ روزگار شخصیت (GENIUS) تھے۔"

نوبل انعام کے علاوہ ڈاکٹر سلام کو دنیا کی مشہور یونیورسٹیوں نے اپنے بے شمار اعزازات اور انعامات

سے نوازا۔ لیکن جو بات ان کو منفرد مقام و مرتبہ عطا کرتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ دنیا کے پہلے (متدیّن اور متبع قرآن) ہیں جنہوں نے یہ مؤقر نوبل انعام حاصل کیا۔

اس منفرد اعزاز کی وجہ سے عالمی سطح پر، جس فراخدلی سے ڈاکٹر سلام کی تحسین و پذیرائی ہوئی۔ افسوس کہ پاکستان کے اندر اس حوالہ سے پست ذہنیت کا مظاہرہ کیا گیا۔ اور ایک محدود جاہل، متعصب ان پڑھ ٹولہ سے خائف حکمرانوں نے ڈاکٹر سلام سے ان کی علمی و عملی عالمی حیثیت کے مطابق سلوک کرنے یا مقام و مرتبہ دینے میں از حد بخیلی سے کام لیا۔

"انہیں میں سے کچھ متعصب جنونیوں نے تو اس حد تک گر کر بے باکی و گستاخی سے ایسے جھوٹے الزام تراشے کہ ڈاکٹر سلام نے پاکستان کے ایٹمی راز "جاہل" یہودیوں کو پہنچائے جو NUCLEAR پروگرام کے بارہ میں کچھ بھی تو نہ جانتے تھے؟"

"یہ ظالمانہ الزام ایک ایسے فرد کے خلاف لگایا گیا جس نے:۔

۱۔ اپنا سب کچھ اپنے پیارے وطن پاکستان کے لئے وقف کر رکھا اور جس کی یہ شدید خواہش اور تڑپ تھی کہ وہ اپنے ملک کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے فوائد کے ذریعہ ترقی یافتہ ملکوں میں شامل کرا سکیں۔

۲۔ وہ وجود جس نے دوسرے ملکوں کا دورہ کرنے کے دعوت ناموں کو اس وقت تک مؤخّر کئے رکھا جب تک کہ وہ (نوبل انعام حاصل کرنے کے بعد) سب سے پہلے اپنے پیارے وطن کا دورہ مکمل نہیں کر لیتے۔

۳۔ وہ وجود جس نے کئی ملکوں کی شہریت اختیار کرنے کی پیش کشوں کو ہمیشہ سختی سے مسترد کر دیا اور مسلسل یہی کہا کہ وہ خود کو اور اپنے تمام اعزازات کو اپنے ملک پاکستان کے لئے وقف کر چکے ہیں اور ہمیشہ یونہی وقف کرتے رہیں گے۔ ڈاکٹر سلام کی اپنے پیارے پاکستان سے وفاداری اور محبت (حب الوطنی) کی یہ ایک ادنیٰ جھلک ہے۔"

لیکن مجھے ذرہ برابر بھی شک نہیں کہ تاریخ کا فیصلہ۔ نہایت بلند بانگ اور واضح طور پر انہیں اقدار اور اصولوں کے حق میں ہو گا جن کا اظہار اور پرچار، ڈاکٹر عبدالسلام اپنی ساری وقف کردہ علمی زندگی میں کرتے رہے۔

"ایک واقعہ جو بہت کم لوگوں کے علم میں ہو گا۔ یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام نے راجہ صاحب آف محمود آباد کے ساتھ مل کر، مسلمان ملکوں کی ایک مشترکہ "اسلامک سائنس فاؤنڈیشن" بنانے کا منصوبہ پیش کیا تھا۔

اس فاؤنڈیشن کی مالی امداد، تمام مسلمان ممالک، مل کر اپنی برآمدات سے کمائے گئے "زرمبادلہ" میں سے کم از کم معین کردہ فیصد رقم ادا کریں گے۔ اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کے ٹرسٹ میں جمع شدہ اس "زرمبادلہ" کی رقم سے مختلف مسلم ممالک میں اعلیٰ سائنسی تعلیم اور ٹیکنالوجی کے ادارے قائم کئے جائیں گے۔ جہاں امیر غریب مسلمان ملکوں کے ذہین طلباء کو میرٹ پر داخلہ دے کر ان کے تمام تعلیمی اخراجات فاؤنڈیشن ٹرسٹ سے برداشت کئے جائیں گے۔

اس منصوبہ کے مطابق، مختلف مسلم ممالک کی یونیورسٹیز میں سائنسی مضامین کے خصوصی تدریسی

ادارے / چیئرز قائم کئے جائیں گے۔ جہاں مسلم ممالک کے ذہین طلباء کے تمام اخراجات ٹرسٹ میں سے سکالرشپس کی صورت میں ادا کئے جائیں گے۔"

"اسلامک سائنس فاؤنڈیشن" کے اس منصوبہ کا پہلا مرحلہ یہ تھا کہ راجہ صاحب آف محمود آباد مڈل ایسٹ کے چند مسلمان (امیر) ملکوں کا دورہ کر کے اس سکیم کے لئے عملی حمائت حاصل کریں گے۔ لیکن بد قسمتی سے راجہ صاحب محمود آباد' عارضہ قلب کے باعث اچانک وفات پا گئے۔ اور اس منصوبہ کو پروان چڑھانے کا عمل وہیں رک گیا۔

خود اپنے طور پر کچھ حقیری کوشش اس منصوبہ کو عملی شکل دینے کی خاطر ورلڈ بنک کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کے طور پر نیز پاکستان اور مڈل ایسٹ کے کچھ ملکوں کی نمائندگی کرتے ہوئے اس سائنس فاؤنڈیشن کی تشکیل میں تیل کی دولت سے مالا مال مسلم ممالک میں کچھ دلچسپی ابھارنے کی کوشش کی لیکن مثبت جواب کیلئے درکار روشن چنگاری حاصل نہ ہو سکی۔

"مسلم سائنس فاؤنڈیشن" کے منصوبہ کا جو پمفلٹ / خاکہ 'ڈاکٹر عبدالسلام نے تحریر کیا تھا وہ گواہی دیتا ہے کہ ان کی یہ ایک زبردست خواہش تھی کہ مسلمان ممالک جدید علوم فنون (سائنس و ٹیکنالوجی) میں ترقی کر کے اپنی قدیم پسماندگی اور غربت سے باہر نکلیں اور جدید ترقی یافتہ دنیا کا حصہ بن کر باوقار زندگی گزاریں۔"

ایک اور واقعہ یہ بھی کم لوگوں کے علم میں آیا ہو گا۔ لیکن قارئین کے لئے دلچسپی کا باعث ہو سکتا ہے کہ وزیر اعظم انگلستان نے (غالباً کیمبرج یونیورسٹی کے چانسلر کی حیثیت سے) وزیر اعظم پاکستان کو خط لکھ کر یہ درخواست کی کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو انگلستان بھجوا دیا جائے تاکہ وہ یہاں کی سائنس لیبارٹریز اور دستیاب سہولیات کو استعمال کر کے اپنی ذہنی و علمی صلاحیتوں کو مزید ترقی دے سکیں۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ پاکستان میں ڈاکٹر سلام کو درکار تحقیقاتی سہولتیں میسر نہیں لہٰذا ان کو انگلستان بھجوا دیں۔

وزیر اعظم انگلستان نے مزید لکھا کہ انہیں کوئی شک نہیں ہے کہ ایک وقت آئے گا جب ساری دنیا سے لوگ' ڈاکٹر سلام سے سائنسی / علمی فیض حاصل کرنے کے لئے کثرت سے پاکستان جایا کریں گے۔

وزیر اعظم پاکستان نے یہ خط' حکومت پاکستان کو بھجوا دیا۔ کیونکہ ڈاکٹر سلام اس وقت (سن پچاس کی نصف اول دھائی) بحیثیت پروفیسر گورنمنٹ کالج / پنجاب یونیورسٹی لاہور میں کام کر رہے تھے۔ ڈاکٹر سلام اس خط / پیش کش پر خوش ہوئے اور کیمبرج یونیورسٹی جانے پر تیار بھی تھے۔ لیکن ان کی ایک درخواست تھی کہ چونکہ وہ اپنے والدین کے کفیل ہیں لہٰذا اگر کچھ عرصہ کے لئے ان کو ۱۵۰ روپے کا ماہوار الاؤنس دے دیا جائے تو وہ پاکستان میں اپنے والدین کی طرف سے عائد ہونے والی ذمہ داری یا خدمت والدین کرنے کے قابل رہیں گے۔

محکمہ تعلیم پنجاب نے ڈاکٹر سلام کی اس درخواست پر تائیدی نوٹ لکھا۔ لیکن محکمہ خزانہ نے خالص دفتری' بیوروکریٹ طرز عمل اختیار کرتے ہوئے اس درخواست اور تائیدی نوٹ کی مخالفت کرتے ہوئے یہ وجہ بیان کی کہ "اس سے ایک غلط روایت قائم ہو جائے گی"

لیکن مجھے محکمہ خزانہ کے ڈپٹی سیکرٹری کی اس رائے کو نظرانداز کرنے میں کوئی تامل یا مشکل محسوس نہ ہوئی اور میں نے یہ نوٹ لکھ دیا کہ:

"پاکستان کے لئے یہ خوشی اور خوش قسمتی کی بات ہو گی اگر اس قسم کی زیادہ سے زیادہ روایات قائم ہوں۔ ایسی پر مسرت روایات قائم ہو جانے کے "خوف" کی وجہ سے یہ درخواست رد نہیں ہونی چاہیئے۔"

ڈاکٹرعبدالسلام کا علمی ورثہ' محفوظ کر لینے کے لائق' نہایت قیمتی ورثہ ہے۔

وہ مشعل' جو ڈاکٹر عبدالسلام نے روشن کی اور اسے فروزاں رکھ کر' پاکستان کے لئے قابل فخر کامرانیاں حاصل کیں۔ بلاشبہ وہ علمی شمع' اور وہ روشنی' ملک و ملت اور امت مسلمہ کی عظمت رفتہ کو واپس لاکر علم و دانش کے فروغ کی فضا بحال کر سکتی ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم تعصب و جہالت کو ختم کرکے' علم و فن۔ سائنس و ٹیکنالوجی کو فروغ دیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلام کی اخلاقی سربلندی و فضیلت کو قائم کریں۔

لیکن سب سے پہلے ہم نے یہ طے کرنا ہے کہ کیا ہم نے جاہل ملّاں کی بات کو سننا ہے؟ کہ جس نے آپ یقین کریں یا نہ کریں یہاں تک کہہ دیا تھا کہ امریکی خلابازوں کا چاند پر اترنے کا دعویٰ (CLAIM) ہی غلط ہے کیونکہ بقول ملّاں ہلال (چاند) تو اتنا مختصراور چھوٹے سائز کا ہوتا ہے کہ اس پر کوئی انسان اپنا پاؤں رکھ کر کیسے اتر سکتا ہے؟

اس امر کا انتخاب ہم نے خود ہی کرنا ہے کہ آیا ہم آنکھیں بند کر کے' رسوائے زمانہ ملّاں' علم کی روشنی سے پیدائشی طور پر الرجک' جاہل ملّاں کے پیچھے چلنا ہے یا کہ پورے شعور' بیدار مغزی اور پُرجوش انداز میں دین حنیف کے ساتھ' جو اپنے ماننے والوں سے تقاضا کرتا ہے کہ نئے نئے علوم و فنون پر عبور حاصل کر کے' سائنس اور ٹیکنالوجی کو فروغ دے کر دنیا کی ترقی یافتہ خوشحال قوموں / ملکوں میں شامل ہونا ہے! اس کا فیصلہ ہم نے خود کرنا ہے"

(النحل ڈاکٹر عبدالسلام خصوصی شمارہ)

یاد رہے کہ پروفیسرڈاکٹر عبدالسلام کی ۲۱۔ نومبر۱۹۹۶ء کو وفات کے بعد ان کے قائم کردہ ٹرائیسٹ کے بین الاقوامی سائنسی ادارہ۔ آئی سی ٹی پی۔ کو مرحوم پاکستانی سائنس دان کے نام سے منسوب کر کے اب

"دی عبدالسلام انٹرنیشنل سنٹرفار تھیوریٹیکل فزکس"

رکھ دیا گیا ہے۔ بلاشبہ ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنی خداداد ذہنی و علمی و عملی صلاحیتوں' کو بلا تفریق رنگ و نسل' مذہب و ملت بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے وقف کئے رکھا۔ اور وہ علمی مشعل جو ڈاکٹر سلام نے روشن کی جناب ایم ایم احمد کے الفاظ میں انہوں نے اس مشعل کو پاکستان کے لئے عالمی عزت و احترام کے ساتھ فخریہ انداز میں روشن تر رکھا۔ یقیناً یہی مشعل۔ ہمارے علم و روشنی کے گم گشتہ ماضی کو واپس لانے اور بحال کرنے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ۔

(ایڈیٹر "دی مسلم" کے نام خطوط۔ از ایس عالم شیخ جھنگ)

بد رسوم سے بچنے کے متعلق

حضرت خلیفہ المسیح الثالث کا ایک اقتباس

"اس وقت اللہ تعالیٰ جماعت پر جو اپنے فضل اور رحمت نازل کر رہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ہم پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ پہلی ذمہ داری تو مثلاً یہی ہے کہ ہمارے دل میں سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کا خوف باقی نہ رہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ سوائے خدا کی باتوں کے ہم کسی کی بات ماننے کو تیار نہ ہوں۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ ہمارے اندر کوئی رسم و رواج نہ ہو۔ کیونکہ تمام رسوم غیراللہ کے خوف کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک ماں کہتی ہے اگر میں نے اپنی بیٹی کے بیاہ پر اسراف سے کام نہ لیا اور اپنی طاقت سے زیادہ خرچ نہ کیا تو برادری مین میری ناک کٹ جائے گی۔ وہ برادری کے خوف سے قرضے لے کر خرچ کر رہی ہوتی ہے۔ اگر برادری کے خوف کے بجائے اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہو تو وہ کہے کہ میری برادری نے میرا ناک کیا کاٹنا ہے وہ طعنے ہی دیں گے نا۔ اگر وہ چاہیں طعنے دے لیں میں یہ نہیں چاہتی کہ میرا خدا میرا ناک کاٹے اس لئے میں اپنے رب کی بات مانوں گی اور اس کی رضا کو حاصل کرونگی۔ لوگ جو مرضی ہو کہہ لیں۔ غرض تمام رسوم بندوں سے ڈر کر کی جاتی ہیں۔ تمام رسوم غیراللہ سے ڈر کر کی جاتی ہیں۔ اگر انسان کے دل میں صرف خدا کا خوف ہو جس کے نتیجہ میں انسان صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر قائم ہوتا ہے تو پھر کوئی رسم بھی ہمارے اندر باقی نہیں رہ سکتی۔" (المصابیح صفحہ ۸۵)

قلمی خدمت میں جوہر دکھاؤ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے فرماتے ہیں :-

"قلم علم کی اشاعت اور حق کے لبلاغ کا سب سے اہم اور سب سے موثر ترین ذریعہ ہے۔ اور زبان کے مقابلہ پر قلم کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس کا حلقہ نہایت وسیع اور اس کا نتیجہ بہت لمبا لمبا عمل دائمی ہوتا ہے...... اور پریس کی ایجاد نے تو قلم کو وہ عالمگیر پھیلاؤ اور وہ دوام عطا کر دیا ہے جس کی اس زمانہ میں کوئی نظیر نہیں کیونکہ قلم کا لکھا ہوا گویا پتھر کی لکیر ہوتا ہے۔ جسے کوئی چیز مٹا نہیں سکتی......

پس اے عزیزو اور میرے دوستو! اپنے فرض کو پہچانو۔ سلطان القلم کی جماعت میں ہو کر (دین حق) کی قلمی خدمت میں وہ جوہر دکھاؤ کہ اسلاف کی تلواریں تمہارے قلموں پر فخر کریں۔ تمہارے سینوں میں اب بھی (بزرگوں) کی روحیں باہر آنے کے لئے تڑپ رہی ہیں۔ انہیں رستہ دو کہ جس طرح (پہلے) تلوار کے دھنی بنے اور ایک عالم کی آنکھوں کو اپنے کارناموں سے خیرہ کیا۔ اسی طرح اب وہ تمہارے اندر سے ہو کر (کیونکہ خدا اب بھی انہیں قدرتوں کا مالک ہے) قلم کے جوہر دکھائیں اور دنیا کی کایا پلٹ دیں"۔

(روزنامہ الفضل سالانہ نمبر 1958ء)

اِنعقادِ نکاح

دفعہ نمبر ۷

نکاح فریقین کے ایجاب وقبول اور معروف طریقہ پر اس کے اظہار سے منعقد ہوتا ہے۔ یہ ایجاب وقبول ایک ہی مجلس میں ہوا ور اس کا عام اعلان ہو۔

تشریح ا :- ایجاب وقبول کے معنے ہیں کہ ایک فریق کی طرف سے مقرر کردہ شرائط کے مطابق نکاح کی تجویز ہو اور دوسرا فریق اسے قبول کرے۔

معاہدہ نکاح میں ایجاب عموماً عورت کی جانب سے ہوتا ہے قبول مَرد کی جانب سے۔ لیکن ایسا ہونا ضروری نہیں پہلا قول خواہ کسی فریق کی جانب سے ہو ایجاب کہلائے گا اور دوسرے کی جانب سے اس کا مثبت جواب قبول کہلائے گا۔

بعض صورتوں میں جب ایک ہی شخص دونوں جانب سے ولی یا وکیل ہو تو وہ خود ایجاب وقبول کرسکتا ہے۔

ایجاب وقبول کے لئے الفاظ کی کوئی پابندی نہیں۔ الفاظ خواہ کچھ ہوں لیکن واضح اور غیر مبہم ہونے چاہئیں جن سے نکاح اور باہمی رشتہ ازدواج پر رضامندی کا اِظہار ہوا ور ایسے اِظہار سے نکاح پر رضامندی کے علاوہ اَور کوئی مفہوم نہ نِکلتا ہو[1]

اگر فریقین میں سے کوئی ایک گونگا اور بہرہ ہو تو اشارہ کے ذریعہ سے بھی ایجاب وقبول ہو سکتا ہے بشرطیکہ اشارہ واضح ہو اور اس سے یہ مفہوم نکلتا ہو کہ فریقین زوجیت کے رشتہ میں منسلک ہورہے ہیں اور اس پر وہ رضامند ہیں۔

ب :- ایک ہی مجلس میں ایجاب وقبول

مجلسِ نکاح میں ایجاب وقبول اصالتاً بھی ہوسکتا ہے اور وکالتاً بھی یعنی لڑکی کے لئے خود مجلس میں حاضر ہوکر ایجاب یا قبول کرنا لازمی نہیں اس کا وکیل اس کی طرف سے رضامندی کا اِظہار کرسکتا ہے اور معروف کے لحاظ سے یہ طریق زیادہ پسندیدہ ہے۔

اِسی طرح لڑکا بھی اگر مجلسِ نکاح میں موجود نہ ہو تو اس کا وکیل اس کی طرف سے ایجاب یا قبول کرسکتا ہے۔ البتہ ایسی صورت میں ضروری ہے کہ جو فریق موجود نہیں وہ مُستند اور قابلِ اعتماد زبانی یا تحریری ثبوت کے ذریعہ اپنی رضامندی ظاہر کرے اور اس کی طرف سے وکیل کے تقرر کا ثبوت

---

[1] زبانی اِظہار کے علاوہ تحریری طور پر بھی رضامندی کا اِظہار کیا جائے تو بلحاظ ثبوت ایسا ایجاب وقبول زیادہ معتبر اور مستند ہوگا۔